اسلام کے غلبہ کیلئے ہماری جدوجہد

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

اسلام کے غلبہ کیلئے ہماری جدوجہد

برادران اسلام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

آج آپ لوگ جو نصرت اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جمع ہوئے ہیں، میں آپ کے سامنے اسلام کی ترقی کے متعلق کچھ باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ ان پر مناسب غور فرمائیں گے۔ آپ لوگ اس امر سے ناواقف نہیں ہیں کہ اسلام کو اس وقت کس قدر نقصانات پہنچ رہے ہیں اور ہر میدان میں مسلمان کمزور ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ جیسا کہ آپ لوگ خوب اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں یہی ہے کہ کبھی بھی مستقل اور مدبرانہ جدوجہد مسلمانوں کی بہتری کی نہیں کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تجارت میں مسلمان پیچھے ہیں، ٹھیکیداری میں مسلمان پیچھے ہیں، صنعت و حرفت میں مسلمان پیچھے ہیں، تعلیم میں مسلمان پیچھے ہیں، آڑھت میں مسلمان پیچھے ہیں، تنظیم میں مسلمان پیچھے ہیں، اعلیٰ پیشوں میں مسلمان پیچھے ہیں، تبلیغ جو مسلمانوں کا ابتدائی فرض رکھا گیا تھا، اس میں بھی وہ سب قوموں سے پیچھے ہیں۔ زراعت بعض صوبوں میں ان کے قبضہ میں ہے مگر صرف نام کے طور پر۔ زمینیں مسلمانوں کے نام درج ہیں لیکن پیداوار ہندوؤں کے گھر جاتی ہے۔ اس کمزوری کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر معاملہ میں مسلمانوں کی آواز بے اثر اور ان کی کوشش بے سود جا رہی ہے۔ اغیار نے ان کے تمدن اور اقتصاد پر اس قدر قبضہ پا لیا ہے کہ وہ مسلمان جو غلاموں کے آزاد کرنے کیلئے پیدا کیا گیا تھا، آج خود غلام بن رہا ہے۔ وہ گردو پیش کے حالات سے اس قدر مجبور ہو رہا ہے کہ گو وہ سب سے زیادہ شور مچائے مگر حقیقی آزادی نصیب ہونی اس کے لئے مشکل ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب لوگ اس کی سب سے محبوب چیز یعنی اس کے مذہب کی بھی عزت کرنے

کیلئے تیار نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اے بھائیو! ان تاریک حالات میں اللہ تعالیٰ نے ایک روشنی کی صورت پیدا کر دی ہے۔ یعنی دشمنانِ اسلام کے دلی ارادوں کو شدھی اور سنگٹھن کی شکل میں ظاہر کر دیا ہے۔ جن کا سب سے گندہ پہلو وہ ناپاک اور گندہ لٹریچر ہے جو اسلام اور مقدس بانی اسلام کے خلاف لکھا جا رہا ہے۔ ہندوؤں کی عداوت کے اس خطرناک اظہار سے سوئے ہوئے مسلمان بھی بیدار ہو رہے ہیں۔ اور ان میں بھی صحیح اصول پر کام کرنے کا جوش پیدا ہو رہا ہے چنانچہ پچھلے دو ماہ میں اقتصادی غلامی سے آزادی کے لئے چھوت چھات کی تحریک مسلمانوں میں بڑے زور سے جاری ہے اور اس کا زبردست اثر پیدا ہو رہا ہے۔ اس وقت تک ہزاروں دکانیں مسلمانوں کی کھل چکی ہیں اور لاکھوں روپے کا فائدہ مسلمانوں کو حاصل ہو چکا ہے۔ ہندو ساہوکار سے سود پر روپیہ لینے کے خلاف ایک عام رَو جاری ہے جو اگر کامیاب ہو گئی تو اِنْشَآءَ اللّٰہُ کُلّی طور پر مسلمانوں کو ہندوؤں کے قبضہ سے آزاد کرا دے گی۔ کفایت شعاری کی تحریک مسلمانوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ تنظیم کی طرف وہ متوجہ ہو رہے ہیں اور اپنے کھوئے ہوئے حقوق لینے کی بھی انہیں فکر پیدا ہونے لگی ہے۔

اس تحریک کو دیکھ کر ہندو کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح یہ تحریک دب جائے اور اس کے لئے انہوں نے دو تدبیریں اختیار کی ہیں۔ ایک تو وہ مسلمانوں کو جوش دلا کر گورنمنٹ سے لڑوانا چاہتے ہیں، دوسرے فرقہ وارانہ منافرت پھیلا کر ہم میں آپس میں پھوٹ ڈلوانی چاہتے ہیں اور اس کے لئے وہ گورنمنٹ میں بھی اور پبلک میں بھی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ خفیہ ہی خفیہ حکام اور بعض مسلمانوں کے ذریعہ سے ایسی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں کہ مسلمان ایک طرف تو گورنمنٹ سے اُلجھ جائیں اور دوسری طرف آپس میں لڑنے لگیں۔ اگر اس وقت آپ لوگوں نے ان کی چالوں کو نہ سمجھا اور ان کے دھوکے میں آ گئے تو پھر سمجھ لیجئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ مسلمانوں کو اپنا غلام بنا کر رکھیں گے اور اسلام کو ذلیل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ان کی ان کوششوں کو باطل کرنے کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ پورے جوش اور مستقل ارادہ کے ساتھ تبلیغ اور اتحاد باہمی کی تحریکات کو جاری رکھا جائے۔ چھوت چھات، بنئے کے سود سے پرہیز کی تلقین کی جائے۔ گورنمنٹ سے اپنی تعداد کے مطابق حقوق کا مطالبہ کیا

جائے۔ سرحدی صوبہ جس میں اسّی فیصدی مسلمان بستے ہیں اور ذکاوت اور عقل میں ہندوستان کے کسی صوبہ سے پیچھے نہیں ہیں اور جنہیں محض ہندوؤں کی مخالفت کی وجہ سے حقوق نیابت سے محروم رکھا گیا ہے' اس کو نیابتی حقوق دلوانے کی کوشش کی جائے اور جب تک ان تحریکات میں پوری طرح کامیابی حاصل نہ ہو جائے اس جدوجہد کو ترک نہ کیا جائے۔

اے بھائیو! یہ جلسہ اس جدوجہد کا پہلا مظاہرہ ہے نہ کہ اس کا اختتام' اس قدر عظیم الشان کام ایک دن میں نہیں ہو جاتے' وہ مہینوں یا سالوں کی کوشش چاہتے ہیں اور بہترین دماغوں کی خدمات اور بہت بڑی وقتی اور مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پس آپ لوگ اس جلسہ میں شامل ہو کر یہ خیال نہ کریں کہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اس جلسہ میں تو جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ آپ نے اپنے بھائیوں کے سامنے یہ اقرار کیا ہے کہ ہم اسلام کی ترقی کیلئے ہر ایک قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مگر صرف اقرار کر دینے سے کام نہیں ہو جاتے۔ اصل کام اس جلسہ کے بعد شروع ہو گا۔ جب کہ آپ کی آزمائش ہو گی کہ آپ اپنے عہد کو اپنے عمل سے پورا بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ عہد خواہ کس قدر ہی جوش سے کیا جائے' نفع نہیں دیتا لیکن کام خواہ کتنا بھی تھوڑا ہو مفید ہوتا ہے۔ خالی ریزولیوشن پاس کر دینا سچائی کی ہتک کرنا ہے۔ سچائی ہمارے منہ کے تحفوں کو قبول نہیں کرتی۔ وہ ہماری عملی قربانی چاہتی ہے پس آج کے ریزولیوشن درحقیقت عہد ہیں جو آپ نے کئے ہیں اور اب آپ کا فرض ہے کہ ان ریزولیوشنوں کے مطابق جدوجہد شروع کریں اور اپنے ملنے والوں اور ہمسایوں کو اپنا ہم خیال بنا کر انہیں بھی اس جدوجہد میں شریک کریں یہاں تک کہ ایک مسلمان بھی باقی ایسا نہ رہے جو آپ کے خیالات کے مخالف ہو اور اس جدوجہد میں شریک نہ ہو۔ ہاں یہ مدنظر رہے کہ فساد اور دنگا اسلام کو پسند نہیں۔ امن کے ساتھ لیکن بہادری کے ساتھ اپنا کام کریں اور دلیل کے زور سے اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کو اپنی بات منوائیں نہ کہ زبردستی۔ ہاں جو لوگ بلاوجہ آپ کے کام میں روک ڈالنا چاہیں' ان سے بھی نہ ڈریں کہ بُزدل دین اور دنیا دونوں میں ذلیل ہوتا ہے۔ اگر آپ اس تجویز کے مطابق عمل کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد سے آپ لوگ کامیاب ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی تائید آپ کو حاصل ہو گی۔

اس کام کے لئے ہر شہر' ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں ایسی کمیٹیاں بنی چاہئیں جن میں ہر ایک فرقہ کے آدمی شامل کئے جائیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ وہ معاملات جو

دشمنان اسلام سے تعلق رکھتے ہیں یا سیاسی ہیں' ان میں اسلام کی تعریف یہی ہے کہ ہر اک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے' وہ مسلمان ہے۔ دشمن بھی یہی تعریف اسلام کی سمجھتا ہے اور وہ اس تعریف کے مطابق ہم سے سلوک کرتا ہے۔ پس اس تعریف کے مطابق ہی ہمیں مشترکہ معاملات میں کام کرنا چاہئے۔ اور اپنی اپنی تعریفوں کو خالص مذہبی معاملات تک محدود رکھنا چاہئے کہ یہی ایک راہ صلح کی ہے۔ یاد رکھئے کہ کوئی ایک حصہ مسلمان کہلانے والوں کا اکیلا اس عظیم الشان کام کو نہیں کر سکتا جو ہمارے سامنے ہے۔ اور نہ کوئی ایک سوسائٹی جس کا دائرہ محدود ہو' اس کام کو کر سکتی ہے۔ وہی کمیٹی اس عظیم الشان کام کو کر سکتی ہے جس میں سب فرقوں کے لوگ شامل ہوں اور جس کا دروازہ کامل طور پر سب مسلمان کہلانے والوں کے لئے کھُلا ہو۔ بے شک ہر مجلس یا کمیٹی کا حق ہے کہ وہ ایسا کام اپنے ذمہ لے جو اس کے دائرہ عمل کے اندر ہو۔ لیکن اس کام کو جو سب مسلمان کہلانیوالوں کے ساتھ وابستہ ہے اور امتیاز کی اجازت نہیں دیتا کسی ایسی کمیٹی کا اپنے ہاتھ میں لینا جس میں ہر اک فرقہ کو آزادی کے ساتھ شمولیت کا حق نہ ہو اور جو صرف چند آدمیوں کی رائے کے ماتحت سب لوگوں کو ملانا چاہے کبھی اور کبھی کامیابی تک نہیں پہنچا سکتا۔ پہلے اس قسم کے تدابیر سے اسلام کو نقصان پہنچ چکا ہے اور مسلمانوں کی تجارتیں تباہ ہو چکی ہیں' کالج برباد ہو چکے ہیں' ملازمتیں کھوئی گئی ہیں' زمینیں نیلام ہو چکی ہیں اور آئندہ اس قسم کی کوشش پھر مسلمانوں کو تباہ اور برباد کر دے گی۔ پس ناجائز جوش پیدا کر کے قوم کو تباہی کے رستہ پر ڈالنے اور الگ الگ جدوجہد کرنے کی بجائے ہر اک شہر اور قصبہ میں ایسی کمیٹیاں بنی چاہئیں جو تمام مسلمان کہلانے والے لوگوں پر مشتمل ہوں اور جو دلیری اور جرأت سے اسلامی حقوق کے لئے مناسب کوشش کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اور کام کا پروگرام ایسا بنایا جائے جس میں وہ مسلمان بھی شامل ہو سکیں جو کہ گورنمنٹ میں رسوخ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر عمدگی سے ان سے کام لیا جائے تو یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کی بہت کچھ مدد کر سکتے ہیں اور پچھلی ناکامیوں کا سبب ہی یہی تھا کہ کام ایسے رنگ میں شروع کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ کے ملازم یا گورنمنٹ کے ساتھ رسوخ رکھنے والے لوگ مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے تھے بلکہ انہیں ان کی مخالفت کرنی پڑتی تھی۔ اس طرح یہ نقص بھی تھا کہ طریق عمل ایسا چنا گیا تھا کہ بعض نہایت کار آمد اور زبردست سوسائٹیاں اور جماعتیں اپنے مذہبی عقیدوں کی وجہ سے اس طریق عمل کو اختیار ہی نہیں کر سکی تھیں۔ پس اب پھر جو اللہ تعالیٰ نے محض رحم فرما کر اتحاد کا

موقع نکلا ہے، اسے ضائع نہ کیا جائے اور تمام مسلمان کہلانے والوں کی مشترکہ کمیٹیاں بنائی جائیں اور ایک دوسرے کے مذہبی امور میں دخل نہ دیا جائے اور طریق عمل ایسا چُنا جائے کہ گورنمنٹ ملازم اور گورنمنٹ میں رسوخ رکھنے والے مسلمان بھی اس میں حصہ لے سکیں یا کم سے کم ان کو اس کام کی مخالفت کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر اس طرح کام کیا گیا تو اِنْشَآءَ اللّٰہُ ضرور کامیابی ہوگی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے دشمنوں کو ہوش آجائے گا۔ پس کیا ہی اچھا ہو کہ آج آپ لوگ اس امر کا بھی عہد کر کے اُٹھیں کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر آپ ایک ایسی کمیٹی تیار کر لیں گے اور اپنے علاقہ میں آج کے پاس شدہ ریزولیوشنوں کے مطابق عملدرآمد شروع کر دیں گے۔ میں نے آئندہ کام کے متعلق ایک تفصیلی سکیم سوچی ہے جسے میں اگر ایسی کمیٹیاں بن گئیں تو آہستہ آہستہ ان کے سامنے پیش کروں گا تاکہ جو امور انہیں پسند ہوں وہ ان پر عمل کر کے اسلام کی خدمت کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ انہیں پسند ہی کریں گے کیونکہ وہ ایسی تدابیر ہیں کہ جو ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے قابل عمل ہیں۔ اور ان پر عمل کر کے آئندہ کا پروگرام باحسن وجوہ پورا ہو سکتا ہے۔ میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دستگیری فرمائے اور انہیں ایسی سمجھ دے کہ وہ ان امور میں مشترک ہو کر کام کرنے لگیں جن پر عمل کرنا مسلمانوں کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ قادیان

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء)